SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

کتاب یا رسالے کا نام:

مصنف، مؤلف:	محمد مبشر تنویر نقشبندی فاروقی
موضوع:	عقائد اہل سنت
ناشر:	SABIYA VIRTUAL PUBLICATION
ڈیزائننگ اور کمپوزنگ:	PURE SUNNI GRAPHICS
سنہ اشاعت:	OCTOBER 2022 / RABIUL AWWAL 1444
صفحات:	40

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

CONTENTS

(اس فہرست میں کسی بھی عنوان پر فقط ایک کلک کرنے سے آپ متعلقہ صفحے پر جا سکتے ہیں۔)

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کررہے ہیں۔ ہم یہ بتاناضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "**ٹیم عبد مصطفی آفیشل**" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہماراکردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔

یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہوسکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہوچکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کردیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آگئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔

ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا

ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہوگا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔

ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

صابیاورچوئل پبلیکیشن

POWERED BY
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

پہلی عبارت

(1) حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں:

خلافی و نزاعی کے درمیانِ اصحاب علیہم الرضوان واقع شدہ بود محمول بر ہوائے نفسانی نیست در صحبتِ خیر البشر نفوسِ ایشان بہ تزکیہ رسیدہ بودند و از امّارگی آزاد گشتہ، اینقدر میدانم کہ حضرتِ امیر درآن باب بر حق بودہ اند ومخالفِ ایشان بر خطا بود اما ایں خطا خطائے اجتہادی است تا بحدِّ فسق نمیرساند بلکہ ملامت را ہمدریں طور خطا گنجائش نیست کہ مخطی رانیز یک درجہ است از ثواب

ترجمہ:

وہ اختلافات اور جنگیں جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کے درمیان واقع ہوئیں وہ نفسانی خواہش کی وجہ سے نہیں تھیں، حضور خیر البشر ﷺ کی صحبت میں رہ کر ان حضرات کے مَن پاکیزہ ہو چکے تھے اور نفسِ امّارہ کے چُنگل سے آزاد ہو چکے تھے، میں اتنا جانتا ہوں کہ حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ ان معاملات میں حق پر تھے اور ان کے مخالف خطا پر تھے لیکن یہ خطا خطائے اجتہادی ہے جو کہ

بندے کو فِسق تک نہیں لے جاتی بلکہ خطائے اجتہادی کے معاملے میں تو ملامت کی گنجائش بھی نہیں ہے کیونکہ مُخطِی (یعنی جس سے خطائے اجتہادی واقع ہو) اس کے لیے تو ثواب کا ایک درجہ ہوتا ہے۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصّہ دوم مکتوب نمبر 55 صفحہ 28)

کیا خوب بیان فرمایا ہے کہ ہم مولا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے مخالفین کو برابر نہیں سمجھتے مولا علی کا مقام تو بہت بلند ہے اور وہی تمام اختلافات میں حق پر تھے مگر ان کے مخالفین پر ملامت کرنا اور ان کی بے ادبی کرنا بھی جائز نہیں ہے بلکہ انہیں تو اللہ نے ایک درجہ ثواب کا پھر بھی عطا فرمایا ہے، تو اللہ جنہیں ثواب دے ہم اس ثواب ملنے پر زبانِ تنقید کیوں استعمال کریں؟۔

دوسری عبارت

(2) ایک مقام پر حضرت مجدّد الف ثانی نے کچھ یوں فرمایا:

ان الانکار عن بعض انکار عن جمیعھم فانھم فی فضیلۃ صحبۃ خیر البشر مشترکون و فضیلۃ الصحبۃ فوق جمیع الفضائل والکمالات ولھذا لم یبلغ اویس القرنی الذی ھو خیر التابعین مرتبۃ ادنی من صحبہ علیہ الصلوۃ والسلام فلاتعدل بفضیلۃ الصحبۃ شیئا کائنا ماکان فان ایمانھم

ببركة الصحبة ونزول الوحى يصير شهوديا ولم يتفق لاحد بعد الصحابة هذه الرتبة من الايمان والاعمال متفرعة على الايمان كمالها على حسب كمال الايمان ،وما جرى بينهم من المنازعات والمحاربات فمحمول على محامل صالحة و حكم بالغة ما كانت عن هوى و جهل ولكن عن اجتهاد و علم وان أخطأ بعضهم فى الاجتهاد فللمخطى درجة ايضاً عند الله سبحانه هذا هو الطريق الوسط بين الافراط والتفريط الذى اختاره اهل السنة وهو الطريق الاسلم والسبيل الاحكم

ترجمہ:

کسی ایک صحابی کا انکار کرنے سے در حقیقت تمام صحابہ کرام کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ تمام صحابہ کرام حضور خیر البشر ﷺ کے صحابی ہونے والی فضیلت میں مشترک ہیں اور فضیلتِ صحابیّت باقی تمام فضیلتوں اور کمالات سے بڑی فضیلت ہے اِسی لیے تو وہ اویس قرنی جو خیر التابعین ہیں (یعنی تمام تابعین سے افضل ہیں) وہ کسی ادنٰی صحابیِٔ رسول ﷺ کے مرتبے تک بھی نہیں پہنچ پائے لہذا تُم فضیلتِ صحابیّت کے برابر کسی چیز کو مت سمجھو کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے ایمان صحبت کی برکت سے اور مشاہدۂ نزولِ وحی کی برکت سے شہودی تھے اور صحابہ کرام رضی ا للہ عنھم کے بعد ایمان کا یہ

رتبہ کوئی نہیں پا سکتا، اور اعمال کے ثواب کا دارومدار ایمان پر ہوتا ہے جتنا ایمان کامل ہوتا ہے اتنا ہی اعمال کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے، اور جو مشاجرات اور جنگیں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے درمیان ہوئیں وہ نیک معانی اور اعلٰی حکمتوں پر محمول ہیں یہ جنگیں خواہشِ نفسانی اور جہالت کی بنیاد پر نہیں ہوئیں بلکہ اجتہاد اور علم کی بنیاد پر ہوئیں اور اگر ان میں سے کسی سے خطا واقع ہوئی ہے تو اس مخطی (یعنی جس سے خطا ہوئی ہے) کے لیے اللہ کے ہاں ثواب کا ایک درجہ ہے، یہی طریقہ افراط و تفریط کے درمیان ہے جس کو اہلِ سنّت نے اختیار کیا ہے اور یہی سلامتی والا اور بہترین راستہ ہے۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر 59 صفحہ 36)

حضرت مجدد الف ثانی نے اِس حصہ میں دیگر چیزوں کے ساتھ ساتھ یہ اہم پہلو بھی اجاگر فرمایا ہے کہ اعمال کے ثواب کا دارومدار ایمان پر ہے ایمان جتنا کامل ہو گا عمل کا ثواب اُتنا ہی زیادہ ہو گا لہذا چونکہ صحبت و زیارتِ رسول ﷺ کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا ایمان کامل اور شہودی تھا اِس بنیاد پر صحابی کی نیکی غیرِ صحابی کی نیکی سے افضل ہے کیونکہ ایمان کے اس درجے پر قیامت تک کوئی نہیں پہنچ سکتا جس درجے پر صحابہ کرام فائز تھے کہ اب نہ تو وہ مبارک 63 سال دوبارہ تشریف لائیں گے اور نہ ہی کوئی شرفِ صحبت سے مشرّف ہو کر صحابی بن پائے گا۔

تیسری عبارت

(3) مزید ایک مقام پر حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایں بزرگواراں را در اوّلِ صحبتِ آں سرور علیہ وعلیہم الصوات والتسلیمات آں میسّر می شد کہ اولیائے امّت را در نہایت النہایۃ شمّہ ازاں کمال دست می دہد لہذا وحشی کہ قاتلِ حضرتِ حمزہ علیہ الرحمۃ کہ یک مرتبہ در بدوِاسلامِ خود بشرفِ صحبتِ سید اولین و آخرین علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات والتحیّات مشرّف شدہ بود از اویسِ قرنی کہ خیر التابعین است افضل آمد و آنچہ وحشی را در اوّلِ صحبتِ خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام میسّر شد اویس قرنی را بآں خصوصیّت در انتہاء میسّر نشد

اِن بزرگ ہستیوں (صحابۂ کرام) کو سرورِ کائنات صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی صحبت کے پہلے لمحے میں وہ کمالات اور فیوض وبرکات میسّر آئے کہ بعد میں آنے والے تمام اولیائے امّت اپنے کمالات کے آخری سے آخری درجے پر پہنچ کر بھی اُن برکاتِ صحابہ کی صرف معمولی سی خوشبو ہی پا سکے (جو برکات صحابہ کو رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی صحبت کے پہلے لمحے میں میسّر آئیں) اِسی وجہ سے

حضرتِ وحشی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قاتل ہیں وہ اپنے اسلام کے آغاز میں حضور سیّدالاوّلین و الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی صحبت پاتے ہی فوراً حضرت اویسِ قرنی سے افضل ہو گئے حالانکہ اویسِ قرنی رضی اللہ عنہ خیر التابعین (تمام تابعین سے افضل) ہیں اور جنابِ وحشی رضی اللہ عنہ کو حضور خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کے آغاز میں ہی وہ کچھ مِل گیا جو کہ حضرت اویسِ قرنی رضی اللہ عنہ کو اپنے مجاہدات و کمالات کے آخری درجے میں بھی نہ مِل سکا۔

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصّہ دوم مکتوب نمبر 66 صفحہ 47)

سبحان اللہ! کیا خوب انداز ہے سمجھانے کا

فرمایا ایک طرف وہ صحابی ہیں جنھوں نے حالتِ کفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا جان کو شہید کیا اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد فرمایا تھا کہ کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ مجھے اپنی صورت نہ دِکھاؤ؟ (بخاری 4072)

اور دوسری جانب وہ تابعی ہیں جنہیں تمام تابعین سے افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قرار دیا (جیسا کہ صحیح مسلم حدیث نمبر 6491 میں ہے، "ان خیر التابعین رجل یقال له أویس") اور یہ بہت بڑے متقی پرہیزگار اور عاشقِ رسول صلی اللہ علیہ

وسلم ہیں جن سے دعا کروانے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا اور جنابِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے اپنی بخشش کی دعا کروائی تھی (جیسا کہ صحیح مسلم حدیث نمبر 6492 میں تفصیل موجود ہے)

مجدّد الف ثانی فرماتے ہیں جو کچھ بھی ہو جائے جنابِ اویسِ قرنی صحابی تو نہیں ہیں لہذا وہ اس رتبے کو چھُو بھی نہ سکے جو رتبہ جنابِ وحشی رضی اللہ عنہ کو پہلی زیارت میں ہی نصیب ہو گیا تھا۔

چوتھی عبارت

(4) سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلّق حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہ العزیز جنابِ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ (المتوفی 181 ہجری) کا ایک فرمان ذکر فرماتے ہیں:

شخصے از عبد اللہ بن مبارک قدس سرہ سوال کرد ایھما افضل معاویۃ ام عمر بن عبد العزیز قال الغبار الذی دخل انف فرس معاویۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر من عمر بن عبد العزیز کذا مرۃ

ترجمہ:

ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک قدس سرہ سے سوال کیا کہ معاویہ

افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز؟ تو عبداللہ بن مبارک قدس سرہ نے جواباً فرمایا: وہ غبار جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہوئی وہ غبار بھی عمر بن عبدالعزیز سے کئی گُنا افضل ہے۔

(مکتوبات امام ربانی جلد 1 دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب نمبر 66 صفحہ 47)

جنابِ عبد اللہ بن مبارک کی اِس روایت کو امام ابن حجر مکّی رحمۃ اللہ علیہ نے "تطہیر الجنان" میں ذکر فرمایا ہے جس میں جنابِ عبداللہ بن مبارک کا جواب تفصیل سے موجود ہے اور اُس میں "بألف مرۃ" کے الفاظ ہیں یعنی جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے ناک کی غبار عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے ایک ہزار گُنا افضل ہے اور آگے جنابِ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

صلی معاویۃ خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "سمع اللہ لمن حمدہ" فقال معاویۃ "ربنا لك الحمد" فما بعد هذا الشرف الاعظم؟

ترجمہ:

جنابِ عبداللہ بن مبارک قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جنابِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع سے اٹھتے ہوئے فرمایا: "سمع اللہ لمن حمدہ" اور معاویہ رضی اللہ

عنہ نے کہا "ربنا لك الحمد" تو اِس اعلٰی شرف کے بعد باقی کہنے کو بچتا ہی کیا ہے؟

(تطہیر الجنان مع الصواعق المحرقة صفحہ 387)

پانچویں عبارت

(5) سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عظمت اجاگر کرتے ہوئے مجدّد الف ثانی مزید فرماتے ہیں:

لاتعدل بالصحبة شيئا كائنا ما كان الا ترى أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وعليهم وسلم وبارك فضلوا بالصحبة على من عداهم سوى الانبياء عليهم السلام وان كان اويسا قرنيا او عمر مروانيا مع بلوغهما نهاية الدرجات ووصولهما غاية الكمالات سوى الصحبة فلا جرم صار خطاء معاوية خيرا من صوابهما ببركة الصحبة

ترجمہ:

شرفِ صحابیّت کے برابر کسی بھی چیز کو مت سمجھو، کیا تم دیکھتے نہیں کہ اصحابِ رسول اللہ علیه وعلیهم وبارك وسلم شرفِ صحابیّت کی وجہ سے انبیاء کے علاوہ باقی سب سے افضل قرار پائے اگرچہ اویس قرنی یا عمر بن عبد العزیز ہی کیوں نہ ہوں جو درجات کی انتہاء تک پہنچے اور اعلٰی کمالات حاصل کر گئے سوائے صحابیّت کے، پس بے شک

جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کی خطا جنابِ اویسِ قرنی اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہما کی درستگی سے افضل ہے کیونکہ جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ صحابیّت کی برکت پانے والے ہیں۔

(مکتوبات امام ربانی جلد 1 دفتر اوّل حصہ دوم مکتوب نمبر 120 صفحہ 123)

چھٹی عبارت

(6) پھر مجدّد الف ثانی فرماتے ہیں:

امام مالک کہ از تابعین است و اعلمِ علماء مدینہ شاتمِ معاویہ و عمرو بن العاص را بقتل حکم کردہ است چنانچہ بالا گذشت اگر او مستحقِ شتم مے بود چرا حکم بقتل شاتمِ او می کرد پس معلوم شد کہ شتم او را از کبائر دانستہ حکم بقتل شاتمِ او کردہ و ایضاً شتمِ او را در رنگِ شتمِ ابی بکر و عمر و عثمان ساختہ است چنانکہ گذشت پس معاویہ مستحقِ ذم و نکوہش نباشد

ترجمہ ---۔ امام مالک جو کہ تابعی ہیں اور علمائے مدینہ شریف میں سب سے بڑے عالِم ہیں انہوں نے حضرت امیر معاویہ اور حضرت عَمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کو گالی دینے والے کے قتل کا حکم

جاری کیا، پس اوپر گزر چکا کہ اگر معاویہ رضی اللہ عنہ گالی کے مستحق ہوتے تو امام مالک گالی دینے والے کے قتل کا حکم کیوں دیتے؟ پس معلوم ہو گیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دینا امام مالک کبیرہ گناہ جانتے تھے تبھی تو حکمِ قتل دیا اور ہاں یہ بھی ہے کہ امام مالک نے جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کو ابوبکر و عمر عثمان رضی اللہ عنھم کو گالی دینے کی طرح قرار دیا ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا پس امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مذمّت اور تنقید کے مستحق نہیں ہیں۔

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصہ چہارم مکتوب نمبر 251 صفحہ 59)

اس عبارت میں حضرت مجدّد الف ثانی واضح دو ٹوک الفاظ میں اپنا موقف بیان فرما رہے ہیں کہ سیّدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مذمّت یا تنقید کے مستحق نہیں ہیں۔

ساتویں عبارت

(7) جنگِ صفّین کے متعلّق مجدّد الف ثانی فرماتے ہیں:

اے برادر معاویہ تنہا دریں معاملہ نیست بلکہ نصفے از اصحابِ کرام کم و بیش دریں معاملہ باوے شریک اند پس محاربانِ امیر اگر کفرہ یا فسقہ باشند اعتماد از شطرِ دین می خیزد کہ از راہِ تبلیغِ ایشاں بمارسیدہ است و تجویز نکند ایں معنی را مگر زندیقی کہ مقصودش ابطالِ دین است

ترجمہ۔۔۔ فرمایا: اے بھائی! اِس جنگ والے معاملے میں اکیلے معاویہ نہیں تھے بلکہ صحابہ کرام میں سے کم و بیش آدھے صحابہ اس معاملہ میں جنابِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک تھے پس اگر مولاعلی رضی اللہ عنہ کے مخالفین کو ہم کافر یا فاسق کہیں گے تو یوں تو دین کے اُس حصّے سے اعتماد ہی اٹھ جائے گا جو ان صحابہ کرام کی تبلیغ کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے، اور یہ بات صرف وہی کر سکتا ہے جو زندیق ہو اور اس کا مقصد دینِ اسلام کو باطل قرار دینا ہو۔

(مکتوباتِ امام ربانی جلد 1 دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر 251 صفحہ 59)

آٹھویں عبارت

(8) مزید حضرت مجدّد پاک فرماتے ہیں:

محق را محق گوییم و مخطی را مخطی حضرت امیر بر حق بودند و مخالفانِ ایشاں بر خطا زیادہ بریں فضولی است

ترجمہ:

فرمایا: میں حق والے کو حق پر کہتا ہوں اور خطا والے کو خطا پر کہتا ہوں، حضرت مولاعلی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور ان کے مخالفین خطا پر تھے اس سے زیادہ کچھ کہنا فضول ہے۔

(مکتوبات امام ربّانی جلد 1 دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر 266 صفحہ 132)

اِس جملے سے یہ واضح فرمایا کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ تم بالکل چپ رہو اور کسی کو حق پر یا خطا

پر نہ کہو بلکہ فرمایا اتنی تو اجازت ہے کہ تم کہو کہ مولا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور یہ بھی کہو کہ اُن کے مقابِل حضرات خطا پر تھے مگر اس سے زیادہ کچھ بولنا یا ان معاملات کی گہرائی تک جانا اور تاریخی روایات کو بنیاد بنا کر اُن حضرات میں سے کسی پر تنقید کرنا یہ تمام کام فضول ہیں اور بے ادبی کے زمرے میں آتے ہیں۔

نویں عبارت

(9) ایک مقام پر حضرت مجدّد الف ثانی کچھ یوں فرمایا:

منازعات و محاربات کہ درمیانِ ایشاں واقع شدہ است بر محامل نیک صرف باید کرد و از ہوا و تعصّب دور باید داشت زیرا کہ آں مخالفات مبنی بر اجتہاد و تاویل بودہ نہ بر ہوا و ہوس چنانکہ جمہور اہلِ سنّت بر آنند اما باید دانست کہ محاربانِ حضرت امیر کرم اللہ تعالی وجہہ بر خطا بودہ اند و حق بجانبِ حضرتِ امیر بودہ لیکن چوں ایں خطا خطائے اجتہادی است از ملامت دور است و از مواخذہ مرفوع

ترجمہ: جو منازعات اور جنگیں اِن حضرات کے درمیان واقع ہوئیں اُنہیں نیک معانی کی طرف پھیرنا چاہئیے اور انہیں خواہشاتِ نفسانی

اور تعصّب سے دُور جاننا چاھئیے کیونکہ یہ تمام اختلافات اجتہاد کی بنیاد پر ہوئے تھے نہ کہ خواہشات کی بنیاد پر، جیسا کہ جمہور اہلِ سنّت کا یہی موقف ہے، لیکن یہ ذہن نشین کرنا چاھئیے کہ حضرت مولا علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے مخالفین خطا پر تھے اور حق مولا علی کی طرف تھا لیکن چونکہ یہ خطا خطائے اجتہادی ہے لہذا ملامت سے دُور ہے اور اِس پر کوئی مواخذہ بھی نہیں ہے۔

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصّہ چہارم مکتوب نمبر 251 صفحہ 57)

دسویں عبارت

(10) ایک مقام پر تمام صحابہ کی اجتماعی فضیلت یوں بیان کرتے ہیں:

پس ہمہ را بزرگ باید داشت و بہ نیکی یاد باید کر زیرا کہ صحابہ ہمہ عدول اند

ترجمہ۔۔۔ تمام صحابہ کرام کو بزرگ جانو، اور سب صحابہ کو نیکی سے یاد کرو کیونکہ تمام صحابہ کرام عادِل ہیں۔

(مکتوباتِ امام ربّانی جلد 1 دفتر اوّل حصہ سوم مکتوب نمبر 210 صفحہ 112)

گیارہویں عبارت

(11) سورۃ الحدید کی آیت کا یہ حصّہ "وکلا وعد الله الحسنٰی" کو ذکر کرنے کے بعد مجدّد الف ثانی فرماتے ہیں:

پس ہمہ موعود بہ بہشت باشند ملاحظہ باید نمود کہ ایں قسم بزرگواراں را بد یاد کردن و سوءِ ظن بایشاں

نمودن چہ دُور از انصاف و دیانت است

ترجمہ:

پس تمام صحابہ سے جنّت کا وعدہ کیا گیا ہے دیکھنا چاہئے کہ ایسی بزرگ ہستیوں کو بُرا یاد کرنا اور ان سے متعلّق بد گمانی کرنا انصاف اور دیانتداری سے کتنی دُوری ہے۔

(مکتوبات امام ربانی جلد 2 دفتر سوم حصّہ ہشتم مکتوب نمبر 24 صفحہ 61)

اس مقام پر حضور مجدّد الف ثانی نے تمام صحابہ کرام کو جنّتی قرار دیا ہے۔

بارہویں عبارت

(12) ایک مقام پر مجدّد پاک فرماتے ہیں:

ہیچ ولی بمرتبۂ صحابی نرسد

ترجمہ:

کوئی ولی کسی صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

(مکتوبات امام ربانی جلد 1 دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر 207 صفحہ 99)

تیرہویں عبارت

(13) آخر میں امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اور امام شافعی رحمہ اللہ کا ایک فرمان ذکر کرتے ہیں:

تلك دماء طهر الله عنها ايدينا فلنطهر عنها السنتنا

ترجمہ:

یہ ایسی جنگیں تھیں جن سے اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو محفوظ رکھا ہے
لہذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی زبانوں کو بھی پاک رکھیں۔

(مکتوبات امام ربانی جلد 1 دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر 210 صفحہ 113)

نوٹ:

یہ مکتوبات شریف کے محض چند حوالہ جات ہیں جنہیں shortly ذکر کیا گیا ہے، حضرت مجدّد الف ثانی نے مکتوبات شریف میں پچاس (50) سے زائد مقامات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے متعلّق سیر حاصل گفتگو فرمائی ہے بالخصوص جلد نمبر 1 کے مکتوب نمبر 251 کا مطالعہ انتہائی مفید ثابت ہو گا، اگر فارسی نہ ہو تو اردو ترجمہ خرید کر ضرور مطالعہ کرنا چاہئے۔

اللہ ہم سب کو حضرت مجدّد الف ثانی کے فیضان سے مستفیض فرمائے، (آمین)

ہماری دوسری اردو کتابیں

بہار تحریر (اب تک چودہ حصے)-عبد مصطفی آفیشل	اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟-عبد مصطفی
اذان بلال اور سورج کا نکلنا-عبد مصطفی	عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)-عبد مصطفی آفیشل
گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!-عبد مصطفی	شب معراج غوث پاک-عبد مصطفی
شب معراج نعلین عرش پر-عبد مصطفی	حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ-عبد مصطفی
ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت-عبد مصطفی	مقرر کیسا ہو؟-عبد مصطفی
غیر صحابہ میں ترضی-عبد مصطفی	اختلاف اختلاف اختلاف-عبد مصطفی
چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ-عبد مصطفی	بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)-کنیز اختر
سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)-عبد مصطفی	حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق-عبد مصطفی
عورت کا جنازہ-جناب غزل صاحبہ	ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی-عبد مصطفی
آئیے نماز سیکھیں (حصہ 1)-عبد مصطفی	قیامت کے دن لوگوں کو کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا-عبد مصطفی
محرم میں نکاح-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (پہلا حصہ)-عبد مصطفی
روایتوں کی تحقیق (دوسرا حصہ)-عبد مصطفی	بریک اپ کے بعد کیا کریں؟-عبد مصطفی
ایک نکاح ایسا بھی-عبد مصطفی	کافر سے سود-عبد مصطفی
میں خان تو انصاری-عبد مصطفی	روایتوں کی تحقیق (تیسرا حصہ)-عبد مصطفی
جرمانہ-عبد مصطفی	لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟-عبد مصطفی
تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام-عرفان برکاتی	اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)-عرفان برکاتی
کلام عبید رضا-عبد مصطفی آفیشل	مسائل شریعت (جلد 1)-سید محمد سکندر وارثی
اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا-مولانا حسن نوری گونڈوی	سفر نامہ بلاد خمسہ-عبد مصطفی
منصور حلاج-عبد مصطفی	مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں-علامہ وقار رضا قادری
مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں-مولانا محمد سلیم رضوی	سفر نامہ عرب-مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
تحریرات لقمان-علامہ قاری لقمان شاہد	من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق-زبیر جمالوی
طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت-مفتی خالد ایوب مصباحی	فرضی قبریں-عبد مصطفی
سنی کون؟ وہابی کون؟-عبد مصطفی	علم نور ہے-محمد شعیب جلالی عطاری

یہ بھی ضروری ہے - محمد حاشر عطاری	مومن ہو نہیں سکتا- فہیم جیلانی مصباحی
جہان حکمت - محمد سلیم رضوی	ماہ صفر کی تحقیق - مولانا محمد نیاز عطاری
فضائل و مناقب امام حسین - ڈاکٹر فیض احمد چشتی	شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر- امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ
تحریرات بلال- مولانا محمد بلال ناصر	معارف اعلی حضرت - سید بلال رضا عطاری و رفقا
نگارشات ہاشمی - مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی	ماہنامہ التحقیقات - ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ
امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں - مبشر تنویر نقشبندی	زر خانۂ اشرف - محمد منیر احمد اشرفی
حضرت حضر علیہ السلام ایک تحقیقی جائزہ - محمود اشرف عطاری	ایمان افروز تحاریر - محمد ساجد مدنی
انبیا کا ذکر عبادت ایک حدیث کی تحقیق - اسعد عطاری مدنی	رشحات ابن حجر - فرحان خان قادری (ابن حجر)
تجلیات احسن (جلد 1) - محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی	درس ادب - غلام معین الدین قادری
تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی) - محمد شعیب عطاری جلالی	حق پرستی اور نفس پرستی - علامہ طارق انور مصباحی
خوان حکمت - محمد سلیم رضوی	صحابہ یا طلقاء؟ - مبشر تنویر نقشبندی
روشن تحریریں - ابو حاتم محمد عظیم	تحریرات ندیم - ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری
امتحان میں کامیابی - ابن شعبان چشتی	اہمیتِ مطالعہ - دانیال سہیل عطاری
دعوت انصاف - علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ	ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟ - عبد مصطفی
حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات - محمد ساجد قادری کٹیہاری	تحریرات ابن جمیل - ابن جمیل محمد خلیل
ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)	مسئلۂ استمداد - محمد مبشر تنویر نقشبندی

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

TO DONATE :

Account Details :
Airtel Payments Bank
Account No.: 9102520764
(Sabir Ansari)
IFSC Code : AIRP0000001

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm 9102520764

OUR DEPARTMENTS:

E NIKAH MATRIMONIAL SERVICE

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

ROMAN BOOKS

PURE SUNNI GRAPHICS
GRAPHIC DESIGNING DEPARTMENT

TO CONNECT AHLE SUNNAT

ALSO READ

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

(1) Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.
blog.abdemustafa.in

(2) Sabiya Virtual Publication
This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.in**

(4) E Nikah Matrimonial Service
E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.
www.enikah.in

(4) E Nikah Again Service
E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

(5) Roman Books
Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.in**
For futher inquiry: info@abdemustafa.in

A M O

ISBN (N/A)

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION